روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 18 ستمبر 2001ء 29 جمادی الثانی 1422 ہجری-18 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 212

حفاظت قرآن

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر جب قرآن نازل ہوتا تھا تو آپؐ اپنے ہونٹوں کو تیزی سے حرکت دیتے تھے تاکہ اسے یاد کرلیں اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اپنی زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دے اس قرآن کا جمع کرنا اور اس کا پڑھانا ہمارے ذمہ ہے یعنی تیرا سینہ اس کو محفوظ کرلے گا اور تو اسے پڑھ لے گا- اس لئے تو خاموشی سے سنا کر پھر اس کا بیان ہماری ذمہ داری ہے-

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی حدیث نمبر 4)

اللہ تعالیٰ کی صفت حفیظ کا نہایت پرلطف اور ایمان افروز تذکرہ

حضرت نبی کریم ﷺ کی حفاظت کا وعدہ ایک شاندار پیشگوئی تھی

قرآن کی معنوی حفاظت کے لئے اللہ نے مجددین کا سلسلہ جاری فرمایا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14- ستمبر 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

لندن 14 ستمبر 2001ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ کی صفت حفیظ پر روشنی ڈالی- حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اس کے ساتھ کئی دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ کی حفاظت کا وعدہ دراصل ایک عظیم پیشگوئی تھی- غزوات کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح حضرت نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دشمنوں سے بچائے رکھا- آنحضرتؐ کی زندگی کا یہ پہلو قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے-

قرآن کریم کی ایک آیت کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قرآن خود سیکھنا اور دوسروں کو سکھانا یہ وہ ذریعہ ہے جس سے قرآن کی حفاظت کا انتظام کیا گیا- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق کیسے تھے تو انہوں نے کہا کہ آنحضورؐ کے اخلاق مجسم قرآن تھے- اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو قرآن آنحضرتؐ پر نازل ہوا اس کی صرف لفظی حفاظت نہیں کی گئی بلکہ وہ قرآن سنت نبوی میں بھی منقش ہو گیا- حتیٰ کہ آنحضرتؐ اور قرآن ایک وجود ہو گئے- حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا ذکر سے مراد رسول بھی ہے- یہاں قرآن کی حفاظت کے

(باقی صفحہ 7 پر)

سدووالہ نیواں ضلع نارووال میں راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے

مکرم چوہدری نور احمد صاحب اور ان کے بیٹے طاہر احمد کو سپرد خاک کر دیا گیا

مرحومین کی کسی سے دشمنی نہ تھی- مہمان بھی ان کی نیکی کی گواہی دیتے رہے

جیسا کہ احباب کو اطلاع دی جاچکی ہے کہ جماعت احمدیہ سدووالہ نیواں ضلع نارووال کے صدر مکرم چوہدری نور احمد صاحب پٹواری اور ان کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب کو 13 اور 14 ستمبر 2001ء کی درمیانی رات ان کے گاؤں میں نامعلوم دہشت گردوں نے گولیاں مار کر راہ مولا میں قربان کر دیا- مکرم چوہدری نور احمد صاحب پٹواری کی عمر 70 سال اور ان کے بیٹے کی عمر 22 سال تھی-

مورخہ 15 ستمبر کو مرکز سلسلہ ربوہ سے ایک وفد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ کی قیادت میں سدووالہ نیواں پہنچا- دن کے ساڑھے گیارہ بجے کے قریب مرحومین کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں دو ہزار کے قریب احباب شامل ہوئے ان میں قریبی اضلاع سے آئے ہوئے احمدی احباب کے علاوہ 500 کے قریب غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے- غیر از جماعت احباب میں سے بعض کہہ رہے تھے کہ ہم حلفاً اس بات کو بیان کر سکتے ہیں کہ مرحومین کی کسی سے دشمنی نہ تھی- ہر شخص ان کی تعریف میں رطب اللسان تھا- مرحومین کو مقامی احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا- احباب نے اس موقع پر صبر وتحمل کا بہترین نمونہ پیش کیا-

(باقی صفحہ 7 پر)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے- ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جارہا ہے- اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے- اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے-

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے- کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کرکے ثواب دارین حاصل کریں- اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کرکے عنداللہ ماجور ہوں- امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے- جزاکم اللہ احسن الجزا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احباب محتاط رہیں

محمد یوسف ولد فضل حسین محلہ ماڈل سکول لالہ موسیٰ ضلع گجرات حال کراچی احباب جماعت سے مختلف ذرائع سے رقم بٹورتے ہیں- احباب ان سے محتاط رہیں-

(ناظر امور عامہ)

خطبہ جمعہ

رحمٰن وہ ہے جو بلا مبادلہ رحم کرنے والا ہے۔ رحمانیت کا تعلق نہ صرف یہ کہ قرآن مجید کے نزول سے ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کے وجود سے بھی ہے' اسی لئے آپؐ کو رحمۃ للعالمین فرمایا گیا ہے

جب رحمان خدا ناراض ہو جائے تو انسان اپنے بد انجام کو ضرور پہنچتا ہے اور بد اعمالیوں کا نتیجہ دیکھتا ہے

رحمٰن خدا کے انکار کے نتیجہ میں دنیا پر بڑی تباہیاں آنے والی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 6 جولائی 2001ء بمطابق 6 وفا 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا' بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے' بے انتہا رحم کرنے والا' بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک۔

یہاں صفت رحمانیت کا بیان ہو رہا ہے۔ پہلے اس رحمٰن اور رحیم دونوں کا جو اکٹھا مجموعہ ہے اس کے متعلق کافی بات ہو چکی ہے لیکن جب دوبارہ ہم نے دیکھا تو رحمانیت کی صفت سے متعلق بہت سی آیات رہ گئی ہیں۔ آیات کے علاوہ حضرت مسیح موعود (-) کو لفظ رحمٰن سے متعلق بہت سے الہامات ہوئے ہیں۔ پس آج میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود (-) کے الہامات میں سے لفظ رحمٰن والے الہامات پیش کرتا ہوں:۔

کاپی الہامات حضرت مسیح موعود (-)

میں ہی لطف اور بخشش کا مالک رحمٰن ہوں' میں ہی بزرگی اور بلندی کا مالک ہوں۔ پھر الہام ہے (-) میں ہی تیرے لئے تیرے کام میں سہولت پیدا کروں گا۔ پھر الہام ہے (-) میں رحمٰن خدا ہوں جو چاہتا ہوں مقدر کرتا ہوں۔ پھر الہام ہے (-) میں رحمٰن ہوں میری مدد کا منتظر رہ۔ پھر (-) میں رحمٰن ہوں مرسل میرے پاس نہیں ڈرا کرتے۔

پھر لفظ رحمٰن سے تعلق میں ایک الہام ہے (-) میں ہی رحمٰن ہوں' میرا بندہ رسوا نہیں کیا جاتا اور نہ اسے ذلیل کیا جاتا ہے۔ تیرا عشق قائم ہے اور تیرا تعلق ہمیشہ رہنے والا ہے۔

پھر ایک الہام ہے (-) تحقیق میں رحمٰن ہوں' میں بری قضا و قدر تجھ سے پھیر دوں گا۔

پھر ایک الہام ہے 3 مارچ 1901ء کا (-) میں رحمٰن ہوں تکلیفوں کو دور کرنے والا۔ اب یہ 1901ء کا جو الہام ہے اس کا خاص تعلق ہم سے معلوم ہوتا ہے۔ (-) اور میں ہی رحمٰن ہوں اپنی جماعت کی مدد کرنے والا۔ پس ہم بھی رحمٰن خدا سے ہی جماعت کے لئے اس عاجزی کی حالت میں مدد طلب کرتے ہیں۔

اب قرآن کریم کی آیات میں جہاں لفظ رحمٰن آتا ہے وہ شروع کرتا ہوں۔ (-) یہاں رحمٰن کے ساتھ رحیم بھی ہے اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے' کوئی معبود نہیں مگر وہی رحمٰن اور رحیم۔ (سورۃ البقرہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول (-) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"تمہارا معبود صرف ایک ہی ہے جسے اللہ کہتے ہیں۔ ہر ایک کاملہ صفت سے موصوف' ہر ایک برائی سے پاک۔ بن مانگے احسانات کرنے والا۔ مانگنے والوں کے سوال و محنت پر عنایت فرمانے والا۔ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"۔ (تصدیق براھین احمدیہ۔ صفحہ 248)

آپ مزید بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"اوپر کی آیات میں کفار پر لعنتوں کا ذکر ہے۔ اب ان سے بچنے کا ایک نسخہ بتلایا ہے۔ اللہ کی طرف جھک جانا جو اپنی ذات و صفات میں یگانہ ہے۔ یہاں اس معبود کی دو عظیم الشان صفتوں کا ذکر ہے۔ الرحمٰن: بلا مبادلہ رحم کرنے والا"۔ اب رحمٰن اس وقت سے ہے جب سے آفرینش سے کائنات کا وجود شروع ہوا ہے۔ بلا مبادلہ اس نے رحم کیا ہے بغیر کسی بدلہ کی خواہش کے' بغیر کسی بدلہ کے امکان کے۔" الرحیم: سچی محنتوں کو ضائع نہ کرنے والا بلکہ ان پر ثمرات مرتب کرنے والا۔ اب اپنی ہستی اور صفت رحمانیت کا ثبوت دیتا ہے۔ پہلا ثبوت آسمان و زمین کی پیدائش ہے اور رات و دن کا اختلاف۔ ایک چھوٹی سی پیالی انسان کسی کے پاس دیکھے تو یہ کبھی وہم میں نہیں آتا کہ خود بخود بن گئی تو اتنا بڑا آسمان و زمین دیکھ کر یہ یقین کیوں حاصل نہ ہو کہ انکا پیدا کرنے والا بھی کوئی ہے"۔

(ضمیمہ اخبار بدر۔ قادیان 25۔ مارچ 1909ء)

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں: (-)

(-) یہ منن الرحمٰن میں سے حضرت مسیح موعود (-) کی تحریرات لی گئی ہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کو جو رب اور رحمٰن ہے بزرگی اور فضل اور احسان اسی کی صفات ہیں' انسان پیدا کیا' اس کو بولنا سکھایا' پھر ایک زبان سے کئی زبانیں شہروں میں جاری کر دیں جیسا کہ ایک رنگ سے کئی رنگ انواع و اقسام کے بنا دئے اور عربی کو ہر ایک زبان کی ماں ٹھہرایا"۔

اسی کتاب کے حاشیہ میں یہ عبارت درج ہے: "رحمت الٰہی نے دو قسم سے ابتدائی تقسیم کے لحاظ سے بنی آدم پر ظہور اور بروز فرمایا ہے اور وہ رحمت جو بغیر وجود عمل کسی عامل کے بندوں کے ساتھ شامل ہوئی جیسا کہ زمین اور آسمان اور شمس و قمر اور ستارے اور پانی اور ہوا اور آگ۔ وہ تمام نعمتیں جن پر انسان کی بقاء حیات موقوف ہے کیونکہ بلاشبہ یہ تمام چیزیں انسان کے لئے رحمت ہیں جو بغیر کسی استحقاق کے محض فضل اور احسان کے طور پر اس کو عطا ہوئے ہیں اور یہ ایسا فیض خاص ہے جو انسان کے سوال کو بھی اس میں دخل نہیں بلکہ اس کے وجود سے بھی پہلے یہ چیزیں اس بزرگ رحمت نے جو انسان کی زندگی انہی پر موقوف ہے وہ پیدا فرمائیں اور پھر باوصف اس کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ یہ تمام چیزیں انسان کے کسی نیک عمل سے پیدا نہیں ہوئیں بلکہ انسانی گناہ کا علم بھی جو خدا تعالیٰ کو پہلے سے تھا ان رحمتوں کے ظہور سے مانع نہیں ہوا"۔ یعنی خدا تعالیٰ کو علم تھا کہ انسان گنہگار ہوگا اس کے باوجود اس نے اپنی رحمتیں نازل فرمائیں۔

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

''کوئی آواگون کا قائل یا تناسخ کا ماننے والا گو کیسا ہی اپنے تعصب اور جہالت میں غرق ہو مگر یہ بات وہ منہ پر نہیں لاسکتا کہ انسان ہی نیک کاموں کا پھل اور نتیجہ ہے۔ جس کے آرام کے لئے زمین پیدا کی گئی یا اس کی تاریکی دور کرنے کے لئے آفتاب وماہتاب بنایا گیا' اس کے کسی نیک عمل کی جزا میں پانی اور اناج پیدا کیا گیا' اس کے کسی زہد وتقویٰ کی پاداش میں سانس لینے کے لئے ہوا بنائی گئی کیونکہ انسان کے وجود اور زندگی سے بھی پہلے یہ چیزیں موجود ہو چکی ہیں اور جب تک ان چیزوں کا وجود پہلے فرض نہ کیا جائے تب تک انسان کے وجود کا خیال بھی ایک خیال محال ہے۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ یہ چیزیں جن کی طرف انسان اپنے وجود حیات اور بقاء کے لئے محتاج تھا وہ انسان کے بعد ظہور میں آئے ہوں جو خود انسانی وجود جس احسن طور کے ساتھ ابتداء سے تیار کیا گیا ہے یہ تمام وہ باتیں ہیں جو انسان کی تکمیل سے پہلے ہیں اور یہی ایک خاص رحمت ہے جس میں انسان کے عمل اور عبادت اور مجاہدہ کو کوئی بھی دخل نہیں''۔

پھر سورۃ الرعد کی آیت نمبر 31 ہے (-) اسی طرح ہم نے تجھے ایک ایسی امت میں بھیجا جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی تھیں تا کہ تو ان پر وہ تلاوت کرے جو ہم نے تیری طرف وحی کیا حالانکہ وہ رحمان کا انکار کر رہے ہیں۔ اب یہاں قرآن کریم کی وحی کو رحمانیت سے جوڑا گیا ہے جیسا کہ اور آیت میں بھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رحمٰن **صرف ایک** کائنات کا رحمٰن نہیں یعنی بن مانگے کائنات کو دینے والا بلکہ بن مانگے اس نے قرآن جیسی نعمت بھی عطا کی۔ تو کہہ دے وہ میرا رب ہے' کوئی معبود اس کے سوا نہیں۔ اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف میرا عاجزانہ جھکنا ہے۔

علامہ فخر الدین رازیؒ نے بھی اس آیت کی تفسیر کی ہے (-) تحریر کرتے ہیں کہ ان کفار مکہ کا یہ حال ہے کہ اس خدائے رحمٰن کا جس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے انکار کرتے ہیں حالانکہ ہر وہ نعمت جو ان کے پاس ہے وہ خدائے رحمٰن کی طرف سے ہی ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا بھی انکار کر دیا کہ تیرے جیسا بزرگ نبی اس نے ان کے پاس بھیجا ہے''۔ پس رحمانیت کا تعلق نہ صرف یہ کہ قرآن کے نزول سے ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وجود سے بھی ہے۔ اسی لئے آپ کو رحمۃ للعالمین فرمایا گیا ہے۔ ''اور انہوں نے خدا کی اس نعمت کا بھی انکار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں معجزانہ کلام کے طور پر یہ قرآن نازل فرمایا''۔

پھر سورۃ بنی اسرائیل میں یہ آیت ہے (-) (بنی اسرائیل: 111)۔ تو کہہ دے **کہ خواہ اللہ کو پکارو خواہ رحمان کو جس نام سے بھی تم پکارو سب اچھے نام اسی کے ہیں اور اپنی نماز نہ بہت اونچی آواز میں پڑھ اور نہ اسے بہت دھیما کر اور ان کے درمیان کی راہ اختیار کر۔**

سوال یہ ہے کہ رحمٰن کو پکارنا اور یہ کہنا کہ سب اچھے نام اسی کے ہیں اس کے ساتھ اس بات کا کیا تعلق ہے کہ نماز بہت اونچی آواز میں نہ پڑھ اور نہ اسے بہت دھیما کر۔ اس ضمن میں حضرت ابن عباسؓ سے اسی آیت سے متعلق ایک روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں مختفی الحال رہ رہے تھے۔ جب آپ اپنے صحابہ کو نماز پڑھاتے تو تلاوت قرآن باآواز بلند کرتے۔ پس جب مشرک لوگ آپ کی آواز کو سنتے تو قرآن کو' قرآن نازل کرنے والے کو' قرآن لانے والے کو گالیاں دیتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یعنی قرآن کی قراءت اتنی اونچی نہ کرو کہ اس کو سننے کے بعد مشرک قرآن کو گالیاں دیں۔ (-) کا مطلب ہے کہ قرآن کو اتنا آہستہ بھی نہ پڑھ کہ اس کو تیرے صحابہ بھی نہ سن سکیں۔ اور ان دونوں کی درمیانی راہ اختیار کر۔ (مسلم کتاب التفسیر)

اب سورۃ مریم کی یہ آیت ہے (-) (مریم: 17-19) یہاں جب وہ فرشتہ خبر لے کے آیا تو ظاہری طور پر ایک انسان کی شکل ہی میں آیا تھا۔ اور ایسا انسان تھا جو نہایت خوبصورت اور متوازن جسم والا تھا۔ اس فرشتہ کے آنے پر حضرت مریم کو یہ احساس ہو گیا کہ یہ اچھی نیت سے نہیں آیا کیونکہ آپ کو تو معلوم نہیں تھا کہ یہ فرشتہ ہے۔ یہ معلوم تھا کہ بہت ہی خوبصورت متوازن جسم والا انسان ہے۔ اس پر آپ نے پناہ مانگی رحمان خدا کی۔ اب اس میں رحمان خدا سے پناہ کا کیا موقع ہے۔ رحمان خدا سے پناہ کا یہ موقع ہے کہ آپ کو یہ یقین تھا کہ آپ کو بیٹا عطا ہو گا وہ اللہ کی رحمانیت کے نتیجہ میں عطا ہو گا اور کسی انسانی کوشش کا اس میں کوئی دخل نہیں ہو گا۔ اس لئے **رحمان خدا کی پناہ میں آپ آئیں اور اسی کی پناہ کا ذکر فرمایا جس کے متعلق آپ کو یقین تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش خدا کی رحمانیت کا مظہر ہو گی۔**

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

''پہلے حضرت زکریا کی دعاؤں کا ذکر کیا پھر مریم کا۔ کہ کس طرح مشکلات کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں آسانیاں دیں۔ اسی طرح رسول کریمؐ کو تسلی دیتا ہے کہ دین (-) ان مشکلات سے نکل جائے گا۔ مومنین کو چاہئے کہ اللہ پر بڑی بڑی امیدیں رکھیں۔ (بدر۔ 24 اگست 1911ء)

اب یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تشریح ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اس کا اسلام کا مشکلات میں سے نکلنے سے کیا تعلق ہے۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے اس کا تعلق یہی ہے کہ حضرت مریمؑ کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح ایک بیٹا عطا کیا تھا اسی طرح خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی ذکر فرمایا کہ میں اپنے خاص بندے کو اپنی طرف سے مریمی صفات عطا کروں گا اور اس کے اندر سے وہ روحانی بیٹا پیدا ہو گا (-)

تو یہ چیزیں رحمانیت سے تعلق رکھنے والی ہیں اور **رحمٰن خدا ہی کی رحمت ہے کہ وہ اپنے بندے کو بغیر اس کی خواہش کے' بغیر اس کے نفس کے اعلیٰ درجہ کی صفات روحانی عطا کرتا ہے** اور پھر اسی میں سے وہ عیسیٰ پیدا کرتا ہے جیسے مریم کو بغیر کسی ذاتی نفسانی خواہش کے حضرت عیسیٰ عطا کئے گئے تھے۔

سورۃ مریم ہی کی ایک اور آیت ہے (-) (مریم: 45-46)۔ کہ اے میرے باپ شیطان وہ بدبخت چیز ہے جس نے رحمان کا انکار کر دیا جبکہ رحمانیت کے انکار کے بعد کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ہے اپنے باپ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہ اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن خدا سے عذاب پہنچے گا اس کے نتیجہ میں تو سوائے شیطان کے اور کسی کا دوست نہیں ہو گا اور شیطان تیرا دوست ہو گا۔

اب رحمان خدا سے عذاب پہنچنا ایک عذاب کی بہت ہی بھیانک شکل ہے کیونکہ رحمانیت تو ہر چیز پر حاوی ہے۔ اگر رحمٰن ہوتے ہوئے بھی اس کا عذاب کسی کو پہنچ جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے رحمانیت کے ہر تقاضے' ہر احسان کا انکار کر دیا ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے لفظ رحمٰن کے بعد یہ آیت رکھی ہوئی ہے کہ میں رحمان ہوں بہت ہی بخشش کرنے والا لیکن میرا عذاب بھی بہت سخت ہے۔ تو جو **رحمانیت کا انکار کر دے گا وہ بہت سخت عذاب کا اپنی زبان سے اقرار بلکہ اصرار سے مانگے گا۔**

اب حضرت مریم کے ہاں جب پیدائش ہوئی ہے اس سے پہلے کی ایک آیت میں پھر لفظ رحمٰن آیا ہے۔ پس کیسا تسلسل ہے لفظ رحمٰن کا اور حضرت مریم کے بچے کا' یہ اتفاقی حادثہ نہیں ہو سکتا' 23 سال کے عرصہ میں قرآن نازل ہوا ہے اور 23 سال کے عرصہ میں ایک بھی تضاد نہیں۔ ہر جگہ مسیحیت کی پیدائش کو رحمانیت سے جوڑا گیا ہے۔ پس قرآن کریم خود اپنی زندگی کا ثبوت اور خدا کی رحمت کا ثبوت ہے جب تک رحمٰن خدا یہ قرآن جاری نہ فرماتا کوئی اپنی طرف سے بغیر کسی تضاد کے مسلسل رحمانیت کے متعلق ویسا ہی بیان نہ دیتا چلا جاتا کہیں نہ کہیں تو کوئی تضاد ملتا۔

اس آیت میں حضرت مریمؑ کو فرشتہ مخاطب کر کے کہتا ہے' یا اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے کہتا ہے تو کھا اور پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر پس اگر تو کبھی کسی انسان کو دیکھے تو کہہ دے میں نے اپنے رب رحمٰن سے یہ عہد کیا ہے کہ میں خود کلام نہیں کروں گی (مریم: 27) پس اپنے رحمٰن سے جو میں نے عہد کیا ہے میں اس پر قائم ہوں اور میں اب کسی انسان سے خود کلام نہیں کروں گی۔

اس میں اشارہ اس طرف تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو بچپن ہی میں اپنے نبی ہونے کا اور نبوت کے احکام نازل ہونے کا ذکر آپ کو سکھا دیا تھا۔ اب لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ بچپن میں کیسے وہ نبی تھے۔ وہ نبی تو نہیں تھے اس وقت' یہ درست ہے آپ نبی نہیں تھے مگر بچہ

خوابوں میں دیکھ سکتا ہے اور نیک بچے کو نیک خوابیں ہی آتی ہیں۔ جو بچہ ولد حرام ہو جیسا کہ آپ پر نعوذ باللہ من ذلک الزام لگایا جاتا تھا اس کو تو گندی خوابیں آنی چاہئیں تھیں لیکن حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے بچپن کے زمانہ میں بھی نہایت ہی اعلیٰ اور پاکیزہ خوابیں آتی تھیں اور حضرت مریم سے جب وہ سوال کرتے تھے کہ تیرا باپ تو بڑا پاکیزہ تھا تجھے کیا ہو گیا تو خود بات کرنے کی بجائے حضرت مسیح کی طرف اشارہ فرما دیا کرتی تھیں' کہتیں اس سے پوچھو اور وہ چھوٹا سا بچہ پنگھوڑے میں باتیں کرنے والا یہ کہا کرتا تھا کہ میں تو وہ ہوں جسے کتاب دی گئی ہے' جسے نبی بنایا گیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس پر بہت سارے انعامات کئے ہیں تو بچے کو کیسے خیال خود بخود آ گیا۔ یہ وہم غلط ہے کہ اس وقت کتاب دی گئی تھی یہ ایک پیشگوئی تھی جو آئندہ جا کے پوری ہونی تھی۔ پس حضرت مسیح کو اس میں زکوۃ کا بھی حکم ہے بچہ تو زکوۃ نہیں دے سکتا۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ آئندہ جس زمانہ میں آپ زکوۃ کے قابل ہونے تھے آپ کو یہ حکم ملتا تھا۔

پھر سورۃ مریم ہی کی یہ آیت نمبر 59 ہے (-) یہ سب وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا نبیوں میں سے آدم کی اولاد میں سے' گویا جتنے بھی نبی ہیں آدم سے لے کر آپ تک وہ سارے کے سارے انعام یافتہ ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے۔ اور ان پر بھی انعام فرمایا جن کو ہم نے حضرت نوح کے ساتھ سیلاب سے پناہ دی اور ابراہیم کی ذریت کو بھی اور اسرائیل کو بھی ہم نے اپنی نعمتیں عطا فرمائیں اور ہر اس شخص کو جس کو ہم نے ہدایت دی اور چن لیا جب ان پر رحمٰن خدا کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں وہ سجدہ کرتے ہوئے جھک جاتے ہیں اور روتے ہوئے جھک جاتے ہیں۔

اب اس آیت کے سامنے السجدہ لکھا ہوا ہے اس کا یہ مطلب ضروری نہیں کہ یہیں اب سب لوگ سجدہ کریں۔ اپنے گھروں میں جا کر یاد رکھیں اور سجدہ کر لیں ورنہ رستے میں چلتے جب بازاروں میں انسان یہ آیت سنتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ وہیں گندی جگہ پہ سجدہ کر دیا جائے مگر گندی ہو یا صاف جگہ ہو فوری سجدہ ضروری نہیں ہے۔ واپس جا کے اپنے گھروں میں اپنی طرف سے سجدہ کر لینا۔ کیونکہ یہ وہ سجدہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سجدہ کیا کرتے تھے۔

پھر سورۃ مریم ہی کی ایک اور آیت ہے (-) اس کے بعد انہوں نے ایک ایسی نسل پیچھے چھوڑی کہ جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور شہوات کی پیروی کی۔
ضرور وہ گمراہی کا نتیجہ دیکھ لیں گے۔ سوائے اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل بجا لایا تو یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور ذرا بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے' ہمیشگی کی جنتوں میں جن کا رحمٰن نے اپنے بندوں سے غیب سے وعدہ کیا ہے۔ یقیناً اس کا وعدہ ضرور پورا کیا جاتا ہے۔ اب ہمیشگی کی جنت کا رحمانیت سے کیا تعلق ہے۔ اگر صرف رحیمیت سے تعلق ہوتا تو ان کو بہت زیادہ بھی بدلہ دے دیا جاتا تو پھر بھی ہمیشگی کی رحمتیں تو ان کو نہیں مل سکتی تھیں۔ **یہ صرف رحمان خدا کی طرف سے ہے کہ جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اور جو اس کے ساتھ' اس کی رضا کے ساتھ منسلک ہو جائے گا اس کی جنتیں بھی ہمیشہ کے لئے ہوں گی** اور وہ جنتیں کیسی ہوں گی؟ وہ ان میں کوئی لغو باتیں نہیں سنیں گے۔ صرف سلام سلام کی آوازیں سنیں گے اور ان کے لئے ان کا رزق ان میں صبح و شام میسر کیا جائے گا۔ (مریم 60-63)

پھر سورۃ مریم ہی کی آیت ہے (-) (مریم 69-70) پس تیرے رب کی قسم! ہم انہیں ضرور اکٹھا کریں گے اور شیطانوں کو بھی' پھر ہم انہیں لازماً جہنم کے گرد اس طرح حاضر کریں گے کہ وہ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے۔ تب ہم ہر گروہ میں سے اسے کھینچ نکالیں گے جو رحمٰن کے خلاف بغاوت میں سب سے زیادہ سخت تھا۔

اب دیکھئے سورۃ مریم میں رحمانیت کی کیسی تکرار ہے۔ یہ حیرت انگیز کلام ہے جو خدا کے کلام کے سوا ممکن ہی نہیں۔ ایک ہی سورۃ میں اس کثرت سے رحمانیت کا ذکر جس میں رحمانیت کا مظہر حضرت مریم کو بنایا گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنایا گیا۔ فرمایا پھر جنہوں نے رحمان کے خلاف بغاوت کی ہے ہم ان پر بہت سختی کریں گے۔

پھر سورۃ مریم میں ایک دفعہ پھر فرمایا (-) (مریم: 76) تو کہہ دے جو گمراہی میں ہوتا ہے رحمان اسے ضرور کچھ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ آخر جب وہ اسے دیکھ لیں گے جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں' خواہ وہ عذاب ہو یا قیامت کی گھڑی' تو وہ ضرور جان لیں گے کہ کون مرتبے کے لحاظ سے بدترین اور جتھے کے لحاظ سے سب سے زیادہ کمزور تھا۔ اس کو مہلت دیتا ہے اور یہ بھی سورۃ مریم ہی کی آیت ہے۔ پس رحمانیت کے ساتھ مریمی صفات کا بہت گہرا تعلق ہے اور جب رحمٰن خدا ناراض ہو جائے تو پھر انسان اپنے بد انجام کو ضرور پہنچتا ہے اور اپنی بد اعمالیوں کا نتیجہ دیکھ لیتا ہے۔

اب سورۃ مریم ہی کی ایک اور آیت ہے۔ حیرت انگیز ہے کہ سورۃ مریم میں رحمانیت کا کس کثرت سے ذکر ہے پس بتا تو سہی کیا تو نے دیکھا ہے ایسا شخص جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا مجھے ضرور مال اور اولاد عطا کی جائے گی۔ کیا وہ غیب پر اطلاع پا گیا ہے یا رحمٰن خدا سے کوئی عہد کیا ہے یا رحمٰن خدا نے اس سے عہد کیا ہے۔ اب دیکھیں سورۃ مریم میں پھر رحمانیت کا ذکر اور یہ دیکھیں کہ جب رحمان خدا عہد کرتا ہے تو اس کو ضائع نہیں کرتا۔ پس رحمان خدا نے حضرت مریم سے جو عہد کیا تھا دیکھو کس شان کے ساتھ اس کو پورا کیا اور اس عہد کو ضائع نہیں کیا۔ فرمایا خبردار ہم ضرور لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور ہم اس کے لئے عذاب کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔ (مریم 78-80)

یہاں "لکھ رکھیں گے" کے مضمون کو اچھی طرح سمجھیں۔ بار بار پہلے بھی میں عرض کر چکا ہوں کہ کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جہاں لکھا جاتا ہے جو ظاہری ورق ہو بلکہ لکھنے سے مراد دو باتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ فرض ہو گئی ہے کوئی اس لکھے کو مٹا نہیں سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ باتیں فرض کے طور پر لکھ رکھی ہیں اور خدا کی کتابت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ دوسرے لکھ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ اس کے اعمال خاموشی میں نکلتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اندھیروں میں چھپتے چلے جا رہے ہیں لیکن کوئی اس کی بات ایسی نہیں ہے جو قیامت کے دن پھر اس کے سامنے پیش نہیں کی جائے گی۔ پس ایسی کتاب ہے جس کے متعلق انسان کہے گا کہ عجیب کتاب ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اس میں لکھی ہوئی ہے اور بڑی سے بڑی بات بھی۔ کسی بات کو یہ کتاب نہیں چھوڑتی۔ **پس انسان کو اپنے اعمال سے اس لحاظ سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ گویا وہ ماضی میں یا اندھیروں میں دفن ہو چکے ہیں۔ مدفون اعمال پھر نکالے جائیں گے۔**

حضرت امام بخاری صحیح بخاری میں بیان کرتے ہیں:

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں لوہار کے طور پر کام کیا کرتا تھا اور عاص بن وائل کے ذمہ میرا کچھ قرض تھا۔ ایک بار میں قرض مانگنے اس کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ میں ہرگز تیرا قرض واپس نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو محمدؐ کا انکار کرے۔ (-)

خبابؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں ہرگز آپؐ کا انکار نہیں کروں گا خواہ تو ایک بار مرے اور پھر زندہ ہو کر بھی اس کا مطالبہ کرے۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے مرنے کے بعد زندہ ہونا ہی ہے"۔ یہ اس نے طنز کی بات کی تھی یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ یقین رکھتا تھا کہ مرنے کے بعد زندہ ہو جاؤں گا۔ تو کہتا ہے ٹھیک ہے اگر مرنے کے بعد میں نے زندہ ہونا ہی ہے مال اولاد کی طرف لوٹوں گا تو تیرا قرض بھی چکا دوں گا۔ حضرت خبابؓ کہتے ہیں کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: (-)

حیرت انگیز ہے سورۃ مریم ہی کی ایک اور آیت آ گئی ہے جب متقیوں کو رحمٰن کے پاس ایک وفد کی صورت میں لائیں گے اور ہم مجرمین کو جہنم کے گھاٹ کی طرف ہانکتے ہوئے لے جائیں گے (مریم: 86-88) کسی کے کوئی شفاعت کام نہیں آئے گی۔ سوائے اس کے کہ کسی نے رحمان خدا سے وعدہ لیا ہو۔ شفاعت کا مضمون بھی رحمانیت ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ **کوئی اور ذات شفاعت کی اجازت نہیں دے سکتی مگر رحمٰن خدا۔ پس اگر رحمانیت سے ہم تعلق جوڑیں گے تو خدا کی شفاعت کے بھی امیدوار**

ہوں گے-

اورانہوں نے یہ کہا کہ رحمان نے ایک بیٹا بنالیا ہے (مریم :89-90) تم بہت ہی بری بات لے کے آئے ہو- اب کفار مکہ اس لحاظ سے عیسائیوں سے بہتر تھے کہ وہ کہتے تھے خدا نے' رحمان نے بیٹا بنالیا ہے خود بیٹا پیدا کرنے کا الزام نہیں لگاتے تھے لیکن عیسائیوں نے حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا قرار دیا اور یہ آیت بھی دیکھئے سورۃ مریم ہی میں موجود ہے-

حضرت خلیفۃ المسیح الاول (-) فرماتے ہیں (-) دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ 25 پارہ سورۃ الزخرف اخیر رکوع میں یعنی وہ شفیع ہوگا جو آج کل حق کی گواہی دے رہا ہے اور اسے سب جانتے ہیں یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم"-

حضرت مسیح موعود (-) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

"اور کہتے ہیں کہ رحمان نے حضرت مسیح کو بیٹا بنالیا ہے- یہ تم نے اے عیسائیو! ایک چیز بھاری کا دعویٰ کیا ہے"- یعنی بہت بھاری چیز کہی ہے' بہت بڑا گناہ ہے- "نزدیک ہے جو اس سے آسمان وزمین پھٹ جاویں اور پہاڑ کانپنے لگیں کہ تم انسان کو خدا بناتے ہو- پھر بعد اس کے جب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا اس خدا بنانے میں یہودی لوگ جو اول وارث توریت کے تھے' جن کے عہد عتیق کی پیشگوئیاں سراسر غلط فہمی کی وجہ سے پیش کی جاتی ہیں' کیا کبھی انہوں نے جو اپنی کتابوں کو روز تلاوت کرنے والے تھے اور ان پر غور کرنے والے تھے اور حضرت مسیح بھی ان کی تصدیق کرتے تھے کہ یہ کتابوں کا مطلب خوب سمجھتے ہیں ان کی باتوں کو مانا- کیا کبھی انہوں نے ان بہت سی پیش کردہ پیشگوئیوں میں سے ایک کے ساتھ اتفاق کر کے اقرار کیا کہ ہاں یہ پیشگوئی حضرت مسیح کو خدا بتاتی ہے"-(-)

رحمان خدا کے متعلق سب سے بڑا جھوٹ بولنے والی قوم اس زمانہ میں عیسائی قوم ہے اور سب سے زیادہ ظلم کرنے والے عیسائی لوگ ہیں اور اسی لئے ان سے وعدہ ہے بالآخر کہ اس قسم کا ان کو عذاب دیا جائے گا کہ اس سے پہلے کبھی کسی قوم کو یہ عذاب نہیں دیا گیا-

دو جنگیں تو آپ دیکھ چکے ہیں اب تیسری جنگ کو آپ دیکھ لیں اگر آپ زندہ رہے' دعا میری یہی ہے کہ ہمیں اس خوفناک تباہی کو دیکھنے سے پہلے اللہ اٹھالے ورنہ بہت بڑی تباہی آنے والی ہے- پس رحمان کے انکار کے نتیجہ میں ساری بربادیاں آنے والی ہیں- اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمانیت کے سائے تلے رکھے' ہمارے گناہ بخشے اور ہمیں اپنے فضل کے ساتھ اپنی رحمانیت کے سائے تلے اٹھائے-

(الفضل انٹرنیشنل لندن 10 - اگست 2001ء)

چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم اے

حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب

1962,63ء کا زمانہ تھا خاکسار ربوہ کے مضافات موضع احمد نگر میں رہائش پذیر تھا حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایک لمبے عرصہ تک مشرقی افریقہ میں کامیاب جماعتی خدمات سرانجام دینے کے بعد نئے نئے ربوہ تشریف لائے تھے احمد نگر کے ایک جماعتی جلسہ میں حضرت شیخ صاحب کو بھی تقریر کیلئے مدعو کیا گیا- محترم شیخ صاحب کی تقریر سننے اور ان سے ملنے کا میرا یہ پہلا موقع تھا- جماعتی اخبارات اور رسائل میں شیخ صاحب کی مشرقی افریقہ میں کامیاب دعوت الی اللہ، لال حسین اختر اور ڈاکٹر بلی گراہم وغیرہ سے کامیاب مناظروں کے جو حالات شائع ہوئے تھے وہ میں نے پڑھے ہوئے تھے اب شیخ صاحب کی پر جوش عالمانہ تقریر سن کر اور ان سے بالمشافہ مل کر بہت لطف آیا- اس کے بعد تقریباً سولہ سترہ سال شیخ صاحب کا قیام مرکز سلسلہ میں رہا اور ان کو بہت اہم ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق ملی اس کے علاوہ دیگر خدمات کے وہ جلد ہی مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں لے لئے گئے- حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت کا زمانہ تھا- خاکسار انصار اللہ کے مرکزی دفتر میں ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت سے متعین تھا- اس طرح دیگر بزرگوں کی طرح حضرت شیخ صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا- 1978ء تک آپ کو مختلف وقتوں میں قائد اصلاح وارشاد، قائد تربیت، نائب صدر اور قائمقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی-

مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے مجلس عاملہ کے روح رواں رہے انصار اللہ میں ان کی خدمات اگرچہ آنریری تھیں دیگر مفوضہ خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ انصار اللہ کا کام بھی جوش وجذبہ کے ساتھ انجام دیا- اوپر اور نیچے دونوں طبقوں میں مقبول تھے- عالم باعمل، پر جوش مقرر اور منجھے ہوئے داعی الی اللہ ہونے کے ساتھ ساتھ انتظامی اور دفتری امور کی خاص صلاحیت رکھتے تھے- ماتحت کارکنان کے ساتھ ہمیشہ نرمی اور شفقت کا سلوک رہا- قانون کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے ان کی فلاح وبہبود اور ترقی کیلئے بڑی رأفت اور ہمدردی دکھائی- پر اثر شخصیت کے مالک تھے ہمیشہ صاف ستھرا لباس پہنتے اور نرم گفتگو کرتے- زیر نظر معاملات کو گہری نظر سے جانچتے، سلسلہ کا درد اپنے سینہ میں رکھتے، رائے بڑی صائب اور پختہ دیتے، چونکہ منجھے ہوئے مناظر تھے اس لئے ہمیشہ مجمع پر چھا جانے والے اور محفل میں اپنی برتری کا اثر دکھانے والے تھے- جس بات کو دیانتداری سے صحیح اور درست سمجھتے بڑے زور کے ساتھ اس کی تائید کرتے اور اپنی بات کو منوالیتے- خلافت اور نظام سلسلہ کے مطیع، فرماں بردار اور منکسر المزاج مگر دوسروں کے مقابل پر سلسلہ کی بے حد غیرت رکھنے والے اور شیر کی طرح جھپٹنے والے وجود تھے-

انصار اللہ کے بہت سے سفروں میں ان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا سفر اور حضر میں ان کو ہمیشہ نوافل کی ادائیگی اور دعاؤں سے پر اور لبوں پر یاد خدا کا نظارہ دیکھا- ساتھیوں کا بہت خیال رکھتے اور مختلف طریقوں سے ان کی دلداری میں کوشاں رہتے- حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس کے ساتھ اپنے آپ کو نمایاں کرنے کی بجائے سفروں میں اور پبلک کے سامنے ہمیشہ ان کی اوٹ میں رہتے اور ان کے ارشادات کو حرز جان بنانے کی تلقین کرتے-

مجلس عاملہ کے اجلاسات میں باقاعدہ شرکت کرتے اور مجلس کے تفریحی پروگراموں میں بھی بھر پور حصہ لیتے-

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اپنے زمانہ صدارت میں 1974ء کے بعد انصار اللہ کی مالی حالت کو وقت کے تقاضا سے ہم آہنگ کرنے کی خاطر "تحریک خاص" کے نام سے ایک فنڈ قائم کیا تھا جو زیادہ تر صاحب حیثیت دوستوں کے عطایا پر مشتمل تھا حضرت شیخ صاحب جو اس وقت انصار اللہ کے نائب صدر تھے ذاتی دورہ پر انگلستان تشریف لے جانے لگے تو حضرت میاں صاحب نے شیخ صاحب سے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ وہ تحریک خاص کے لئے بھی انگلستان میں کوشش کریں- میاں صاحب کے ذہن میں ایک امر یہ بھی تھا کہ عدی امین کی مخالفت کی وجہ سے وہ دوست جو مشرقی افریقہ میں شیخ صاحب کے ذریعہ احمدی ہوئے تھے یا ان کی تربیت میں رہے تھے وہ انگلستان منتقل ہو گئے تھے ان پر شیخ صاحب کا خاص اثر تھا-

حضرت شیخ صاحب کو خدا تعالیٰ نے یہ ملکہ عطا فرمایا تھا کہ وہ کسی بھی تحریک میں جان ڈال دیتے تھے یہاں بھی ایسے ہی ہوا دیکھتے ہی دیکھتے بہت کم وقت میں اور دیگر مصروفیات کے باوجود ایک خاصی بڑی رقم انصار اللہ کی مد میں جمع ہو گئی-

ایک اور بات تعلقات کی استواری سے متعلق خاکسار بیان کرنا چاہتا ہے حضرت شیخ صاحب 1979ء کے شروع میں انگلستان کے امیر و مشن کے انچارج مقرر ہو کر چلے گئے اور پھر وہاں سے امریکہ مشن کے امیر وانچارج مقرر ہوئے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی امریکہ ہی میں مقیم رہے- وقتاً فوقتاً پاکستان تشریف لاتے اور اپنے خدام کو ضرور یاد فرماتے تھے- دعائیں دیتے اور بچوں کا پوچھتے گاہے بگاہے امریکہ سے خط بھی لکھتے رہتے- زندگی کے آخری ایام میں ان کی گرانقدر تصنیف "کیفیات زندگی" شائع ہوئی تو اپنے بھتیجے ابن مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ مرحوم کو لکھ بھیجا کہ اسکی کچھ کاپیاں ربوہ کے بزرگوں دوستوں اور خدام کو دی جائیں-

میرے حضرت شیخ صاحب کے بارہ میں ان چند سطور لکھنے کا مقصد محض یہ ہے کہ زندہ قومیں اپنے بزرگوں اور محسنوں کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں- ان کے کارناموں کو ذہن میں مستحضر اور آئندہ نسلوں تک پہنچاتی ہیں-

"کیفیات زندگی" جو حضرت شیخ صاحب کی خود نوشت سوانح حیات ہے اور ان کے کارناموں سے بھری پڑی ہے پڑھنے والی کتاب ہے - دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے ان کے جانے کی وجہ سے جو خلاء واقع ہوا ہے اسے اپنے فضل سے پر کرے اور انکی بیگم صاحبہ اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل سے نوازے-

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے تحت
دعوت الی اللہ سیمینار

رپورٹ: مظفر احمد درانی صاحب - امیر و مربی انچارج تنزانیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں دعوت الی اللہ کے کام کو تیز کرنے کے لئے جماعت احمدیہ تنزانیہ کے تحت مختلف پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں 30 اپریل 2001ء کو ایک روزہ نیشنل دعوت الی اللہ سیمینار منعقد کیا گیا جس کی ساری کارروائی ملکی زبان سواحیلی میں ہوئی۔

سیمینار سے ایک ماہ قبل مربیان کرام، معلمین سلسلہ اور صدران جماعت کے ذریعہ منتخب داعیان کو تحریری اطلاع کی گئی کہ 30 اپریل کو مرکز سلسلہ میں نیشنل سیمینار منعقد ہو گا۔ اسی طرح جماعتی اخبار "Mapenzi ya Mungu" میں بھی اعلان دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے ملک بھر کے 13 صوبوں کی 39 جماعتوں سے 136 منتخب داعیان سیمینار سے ایک دن قبل مرکز میں پہنچ گئے جن کی رہائش کا انتظام احمدیہ سینٹر دارالسلام میں کیا گیا تھا۔ اسی طرح پڑوسی ملک ملاوی، برونڈی اور موزنبیق سے بھی ایک ایک نمائندہ اس سیمینار میں شامل ہوا۔

افتتاح

30 اپریل 2001ء بروز پیر صبح نو بجے سیمینار کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم رمضان شعبان آف Kinengembasi نے کی۔ بعدہ مکرم علی سعید موسیٰ صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں سیمینار کا مقصد بیان فرمایا کہ خدا کے پیغام کو ساری دنیا میں پہنچانا آج ہر احمدی کا فرض ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی طرف سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو پڑوسی ممالک سمیت بیعتوں کا جو ٹارگٹ دیا گیا ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے کیا طریق کار استعمال کیا جائے۔ اس سوال کے حل کے لئے آج ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں تا کہ مختلف علاقوں کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک کامیاب اور بھرپور لائحہ عمل تیار کیا جا سکے۔ پھر آپ نے بطور صدر مجلس حاضرین کو اظہار خیال کی دعوت دی۔

مکرم بکری عبید کالوٹا صاحب آف Arusha نے کامیاب دعوت الی اللہ کے لئے چار باتوں پر زور دیا۔

1...... حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔

2...... قول احسن کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ کا عملی نمونہ ہو۔

3...... خدا کے حضور التجا کہ اے مولیٰ لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف پھیر دے۔

4...... داعیان پر اعتماد ہوں اور اس بات پر یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود سے فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا ہے جو یقیناً پورا ہو گا۔

مکرم احمد داؤد موٹو صاحب آف Tabora نے بیوت الذکر کی تعمیر پر زور دیا کہ یہ اکٹھا ہونے کا مقام ہیں جہاں پر وہ مزید تربیت حاصل کر کے میدان میں اتریں گے۔ اور اس طرح تعمیر بیوت سے احمدیہ سنٹرز میں اضافہ ہو گا۔ اسی طرح آپ نے بیان کیا کہ زیادہ سے زیادہ داعیان تیار کئے جائیں جو اپنی جماعتوں کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ نئے احمدی اور نئی جماعتیں قائم کریں گے۔

مکرم رجب سندالی صاحب آف Tunduru نے فرمایا کہ مخالفین احمدیت شکست کھا کر اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آتے ہیں ان سے خوف کی کوئی ضرورت نہیں۔ ناکامی ان کا مقدر ہے۔ وہ لازماً مایوسی کے ساتھ راہ فرار اختیار کریں گے، جیسا کہ کئی علاقوں میں ایسا ہو رہا ہے۔ لوگوں کے نکاحوں کو باطل قرار دینا، بیوی بچوں کو ایمان کی بنا پر خاوندوں سے چھیننا اور افتراق کو رواج دینا ان کا شیوہ ہے۔

مکرم سعید ابراہیم صاحب آف Matwara نے بتایا کہ اب فاتحانہ انداز میں پیش قدمی کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کرنی چاہئے تا کہ زیادہ سے زیادہ پھل حاصل ہوں۔

مکرم علی سالوم ڈینڈ یکیلے صاحب آف Msangani نے فرمایا کہ سیمینار کا مقصد تب پورا ہو گا جب ہم میں سے ہر ایک سیمینار کے فیصلہ جات پر سنجیدگی سے عمل کرے اور دوسروں تک اس نیک پروگرام کو پہنچائے۔

مکرم ہارون علی صاحب آف Dodoma نے تین تجاویز پیش کیں:

1...... داعیان مستقل مزاجی کے ساتھ ہر روز دعوت الی اللہ کے لئے وقت دیں۔

2...... پروگرام بیت الذکر سے باہر بھی رکھے جائیں تا کہ وہ لوگ جو احمدیہ بیوت میں آنے سے گھبراتے ہیں وہ بھی ان پروگراموں سے فائدہ اٹھا سکیں کیونکہ بیوت سے باہر پروگرام زیادہ کامیابی سے ہو سکتے ہیں۔

3...... زیادہ سے زیادہ پبلک جلسے کئے جائیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام حق پہنچ جائے۔

مکرم شمعون جمعہ صاحب آف Tarime نے دو باتوں کی طرف توجہ دلائی:

1...... دعوت الی اللہ سامعین کی عقل و فہم اور علم کے مطابق کی جائے۔

2...... احمدیت کی حقیقت اور اس کے مخالفین کا حال بھی خوب کھول کر بیان کر دیا جائے تا کہ دونوں صورتیں واضح ہو جائیں۔

مکرم قیس علی صاحب آف Machengwea نے تین تجاویز پیش کیں:

1...... احمدیت کی امتیازی خصوصیات کا برملا اظہار۔

2...... مخالفین احمدیت کی ذرہ پرواہ نہ کریں کہ حق و صداقت احمدیت کے ساتھ ہے۔

3...... مختلف سرکاری اور قومی تقریبات میں شرکت کی جائے کہ اس سے بھی احمدیت کا تعارف بڑھتا ہے۔

مکرم علی مہدی صاحب صاحب آف Dutumi نے فرمایا:

1...... تمام احمدیوں کی روزانہ کی طرز زندگی ایک اچھا نمونہ ہو۔

2...... داعیان الی اللہ گورنمنٹ کے افراد سے رابطہ اور تعلقات رکھیں کہ اس سے بھی دعوت الی اللہ میں آسانی رہتی ہے۔

مکرم عثمان کابیڈو صاحب آف Kilungu نے بھی دو تجاویز دیں:

1...... داعیان تقویٰ کے زاد راہ سے مالا مال ہوں تا کہ آپ کی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر اثر ہو۔

2...... دیہاتوں میں داعیان گروپس کی صورت میں جائیں تو زیادہ مفید رہتا ہے۔

مکرم حسن ناپوئے صاحب نے بیان کیا کہ حقانیت احمدیت نے کس طرح ان کے دل پر اثر کیا کہ وہ احمدیت کی گود میں آ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ احمدیت کی مخالفت اس بات کا ثبوت ہے کہ مخالفین کے پاس حجت و برہان نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس لئے ساری دنیا جلد تر احمدیت کی آغوش میں ہو گی۔

مکرم جمعہ راشدی صاحب نے فرمایا دعوت الی اللہ کرتے ہوئے عزت و احترام کے ساتھ ان سے گفتگو کی جائے اور انہیں دعوت ایمان دی جائے۔

مکرم مولانا محمد احمد شاد صاحب آف Lringa نے فرمایا کہ خلیفہ وقت کے کلمات کو قبولیت خداوندی حاصل ہے۔ تنزانیہ کو اپنے سپرد پڑوسی ممالک سمیت بیعتوں کے حصول کا ٹارگٹ دیا گیا ہے یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اس ٹارگٹ کو پورا کرنا اپنا فرض سمجھے اور اس مقصد کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ داعیان کو اس پروگرام میں شامل کیا جائے۔

مکرم عبدالعمران صاحب آف Dutumi نے بیان کیا کہ قرآن کریم نے حکمت اور نصیحت و خیر خواہی کی شرائط کے ساتھ جو طریق دعوت الی اللہ کی تعلیم دی ہے اسے ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ دوسری بات یہ کہ داعیان اپنی صفائی اور وقار کا خیال رکھیں کہ Personality بھی ایک اچھا اثر پیدا کرتی ہے۔

مکرم علی سعید موسیٰ صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور بیان کردہ طریق کار پر احسن پیرایہ میں عمل کرنے کی تاکید کی کہ ان ذرائع سے ہم اپنی دعوت الی اللہ کو منظم کر سکتے ہیں۔ پھر خاکسار کو اختتامی خطاب کے لئے دعوت دی۔

خاکسار نے داعیان کو خوشخبری سنائی کہ ان کی پسندیدہ اور مددگار کتاب "Silaha za Mahubiri" (دعوت الی اللہ کے گر/ پاکٹ سائز) کا تیسرا ایڈیشن بعض اضافہ جات کے ساتھ چھپ گیا ہے۔ مثال کے طور پر اس کے بعض حصوں کو میدان میں پیش کرنے کا طریق بیان کیا گیا۔

خاکسار نے اپنے اختتامی خطاب میں بیان کیا کہ ساری دنیا کو نور احمدیت سے منور کرنا آج ہمارا فرض ہے۔ اس لئے آج احمدیوں کے پاس چارہ نہیں سوائے خدا کے حضور جھکنے اور اپنے عمل سے دعوت الی اللہ کے میدان میں اترنے کے۔

آج جماعت احمدیہ تنزانیہ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے اس پوزیشن میں ہے کہ مربیان و داعیان کی ساری ضروریات پوری کر سکے اس لئے گھبرانے اور کم ہمتی دکھانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ سامان سے مسلح ہو کر میدان میں اتریں اور خدائی وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے آگے بڑھیں اور اپنے ٹارگٹ کو پورا کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنی بے شمار برکتوں سے نوازے اور بخیریت گھروں کو واپس جائیں۔

اس سیمینار کے نتیجہ میں داعیان میں ایک نئی روح پیدا ہوئی۔ ملک بھر سے تین تین دن کا یک طرفہ سفر کر کے بھی داعیان بہت خوش تھے اور انہوں نے بیان کیا کہ ان پر دعوت الی اللہ کی اہمیت خوب واضح ہو گئی ہے اور اب وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ سارے علاقہ کو نور احمدیت سے منور نہ کر دیں۔ انہیں معلوم ہوا ہے کہ خلیفہ وقت کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں کتنی اہم ہیں اور ان پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

ملک کے کونے کونے سے آئے ہوئے داعیان ایک نیا عزم و ولولہ لے کر واپس لوٹے۔ امید اور یقین ہے کہ اب جلد ہی ہر طرف سے خوشخبریاں ملیں گی اور نور احمدیت ہر طرف جگمگائے گا اور ظلمت و تاریکی کو دیس نکالا ہو گا۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 جولائی 2001ء)

نئی زندگی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے۔ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔ اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں (-) جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا، خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔"

(ملفوظات جلد اول ص 370)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات واعلانات

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبارک احمد صاحب محلہ دارالرحمت وسطی کو مورخہ 27 اگست 2001ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضور انور نے "جاذب احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت وسطی کا پوتا اور مکرم راجہ فاضل احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ربوہ کا نواسہ اور محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور مرحوم پرائیویٹ سیکرٹری کا پڑنواسہ ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک۔ سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم رشید احمد راشد صاحب صدر جماعت دھرکنہ ضلع چکوال کی اہلیہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ چند روز سے پاؤں کے زخم میں انفیکشن ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

مکرمہ نسرین مبشر صاحبہ دارالصدر غربی حلقہ فرقان لکھتی ہیں۔ میرے بیٹے عزیزم میر احمد محمود طاہر نے Vue Testing Center Soft net. فیصل آباد سے MCSE کے پہلے امتحان میں 1000 میں سے 770 نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے لئے یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمود احمد صاحب زعیم انصاراللہ پنڈ بیگوال ضلع اسلام آباد مورخہ 5 ستمبر 2001ء بروز بدھ یرقان اور گردے فیل ہو جانے کے باعث بعمر 50 سال پولی کلینک اسلام آباد میں وفات پا گئی ہیں۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز رات ساڑھے نو بجے پنڈ بیگوال میں ادا کی گئی۔ بعد از تدفین مکرم حافظ عبدالکریم صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم منیر احمد صاحب معلم وقف جدید آف بھون ضلع چکوال کی خالہ تھیں۔ مرحومہ نے خاوند کے علاوہ 2 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم داؤد احمد صاحب ناظم خدمت وتجارت خدام الاحمدیہ پنڈ بیگوال ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ اور ان کی اولاد کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بابت ترکہ مکرم مولوی نور احمد صاحب)

محترمہ امۃ القیوم صاحبہ C/O مکرم لطیف احمد صاحب ساکن 4/3 1 دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولوی نور احمد صاحب ولد منشی سربلند خان صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 95-2602/102 صیغہ امانت وخزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اس وقت مبلغ 67/7924 روپے جمع ہیں۔ یہ رقم ہمارے بھائی مکرم انیس احمد صاحب کو ادا کر دی جائے۔ ہم دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ (بیٹی)
2۔ محترمہ امۃ المتین صاحبہ (بیٹی)
3۔ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم لطیف احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم منیر احمد صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم انیس احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

مکرم چوہدری نور احمد صاحب

راہ مولا میں اپنی جان قربان کرنے کا اعزاز پانے والے مکرم چوہدری نور احمد صاحب ریٹائرڈ پٹواری تھے۔ آپ 1933ء میں اور اضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری شاہ محمد مرحوم تھا۔ آپ 1960ء میں نقل مکانی کر کے سدووالہ نیواں میں آ گئے۔ یہاں پر 1986ء میں باقاعدہ طور پر جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ آپ 1986ء سے تادم آخر سدووالہ نیواں کے صدر جماعت رہے۔ اس کے علاوہ آپ سالہا سال سے نائب ناظم انصاراللہ ضلع نارووال کے طور پر بھی احسن رنگ میں خدمات بجالا رہے تھے۔ آپ نہایت پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ اور پورے علاقے میں اپنی شرافت اور ایمانداری کے اعتبار سے ممتاز تھے۔ آپ مالی قربانیوں میں پیش پیش رہنے والے۔ پنجوقتہ نمازی اور تہجد گزار تھے۔ جس کی گواہی آنے والے مہمان بھی دیتے رہے۔

مکرم چوہدری نور احمد صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب اس المناک واقعہ میں راہ مولا میں قربان ہوئے۔ آپ غیر شادی شدہ تھے۔ مخلص احمدی خادم تھے۔ اور اپنی نیکی اور شرافت کی وجہ سے ہر دلعزیز تھے۔

مکرم چوہدری نور احمد صاحب کی اولاد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرم ممتاز احمد بھٹی صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع نارووال
2۔ مکرم جاوید احمد بھٹی صاحب۔ اس واقعہ میں زخمی ہوئے ان کے بازو میں گولیاں لگی ہیں اس وقت ڈسٹرکٹ ہسپتال نارووال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔
3۔ مکرم منور احمد بھٹی صاحب
4۔ مکرم مبشر احمد بھٹی صاحب
5۔ مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب کارکن حفاظت خاص ربوہ
6۔ مکرم طاہر احمد صاحب راہ مولا میں قربان ہوئے۔
7۔ مکرمہ شگفتہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب آف تلونڈی بھنڈراں ضلع نارووال

اس حادثے میں غیر از جماعت دوست مکرم تنویر احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب شدید زخمی ہوئے ہیں ان کی حالت تشویشناک ہے ان کو علاج کے لئے لاہور منتقل کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز راہ خدا میں جان دینے والوں کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ساتھ رسول کی حفاظت کا بھی وعدہ ہے۔ جب اسلام کی شان وشوکت کے دن تھے تو حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ شہید ہو گئے اور اسلام کی بظاہر کمزوری کے دنوں میں اللہ تعالیٰ حضرت نبی پاک ﷺ کو بچاتا رہا حالانکہ آپؐ ہر معرکے میں پیش پیش ہوتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا کے کسی مذہب میں یہ وعدہ نہیں کہ ہم اس کی حفاظت کریں گے نہ کسی کتاب کے بارے میں یہ وعدہ ہے۔ مگر اللہ نے فرمایا قرآن کی حفاظت ہم کرتے رہیں گے۔ چنانچہ قرآن کی معنوی حفاظت مجددین کے ذریعہ ہو رہی ہے۔

نزدیک کے آسمان کی ستاروں کے ذریعے حفاظت کی آیت کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سائنسدان جانتے ہیں کہ اللہ نے ہر جاندار کی حفاظت کا سامان مہیا کیا ہوا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان کبھی کا تباہ وبرباد ہو جاتا۔ سورہ کہف کی ایک آیت کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج وہ زمانہ ہے جب جنت متقیوں کے قریب کر دی گئی ہے۔ ایسے زمانے وہ ہوتے ہیں جب مومن کے لئے خدا کے مامور کی بات ماننا بہت سی مشکلات کا سبب ہوتا ہے۔ اس وقت جنت قریب کر دی جاتی ہے۔ راہ خدا میں جان بھی قربان کر دی جاتی ہے۔ اور قربانیوں کے بہت سے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے مہمانوں کی خدمت اور حفاظت کے ضمن میں حالیہ جلسہ جرمنی میں نوجوانوں کی خدمت کی تعریف فرمائی۔

حضرت مسیح موعود کو ہونے والے الہام جس میں آپ کو اپنے والد صاحب کی وفات کی خبر دی گئی تھی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پر جب حضرت مسیح موعود کو قدرتاً تشویش ہوئی تو اللہ نے ایک اور الہام میں فرمایا کہ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ یہ اس شان کا الہام تھا کہ حضرت مسیح موعود نے فوراً ہی اس کو انگوٹھی پر کندہ کروا لیا حضور ایدہ اللہ نے اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی دکھاتے ہوئے کہا کہ اب یہ انگوٹھی ہر خلیفۃ المسیح کو ورثے میں ملتی ہے۔ آخر میں حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں اللہ کی حفاظت کا ایک ایمان افروز واقعہ اور بعض الہامات بھی سنائے۔

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
خورشید
سفوف فشار۔ حب فشار
ہائی بلڈ پریشر موثر طور پر کنٹرول کرتا ہے
اطباء بھی اعتماد کے ساتھ پریکٹس کر سکتے ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

دل کی جملہ تکالیف، گھبراہٹ، بلڈ پریشر، غم کی فوری دوا
GHP-55/GH ایمرجنسی ٹانک
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

خبریں

ربوہ: 17 ستمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 19 زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ
☆ منگل 18- ستمبر- غروب آفتاب: 6-14
☆ بدھ 19- ستمبر - طلوع فجر : 4-30
☆ بدھ 19- ستمبر- طلوع آفتاب: 5-52

اسامہ کو امریکہ کے حوالے کرنے کا الٹی میٹم

امریکی ٹی وی سی این این نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستانی حکام طالبان کو اسامہ بن لادن کو حوالے کرنے کا الٹی میٹم دینے کی تیاری کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان افغانستان سے مطالبہ کرے گا کہ اسامہ بن لادن کو تین روز کے اندر اندر حوالے کیا جائے۔ بصورت دیگر افغانستان پر امریکی قیادت میں بڑا حملہ کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں پاکستان انٹیلی جنس کے سربراہ 24 گھنٹے کے اندر اندر افغانستان جا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق طالبان کو بتایا جائے گا کہ بین الاقوامی برادری حملے کے لئے تیار ہے تاہم ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے کہ طالبان یہ مطالبہ مان لیں گے۔

تعاون کا فیصلہ اتفاق رائے سے کریں گے

صدر مملکت نے یقین دلایا ہے کہ حکومت کا ہر فیصلہ ملکی استحکام، اتحاد اور قوم کی فلاح کے لئے ہوگا۔ مشائخ سے چیف ایگزیکٹو آفس میں ملاقات کے دوران خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ معاشرے کے ہر طبقہ سے صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہر مکتبہ فکر کے لوگوں کی آراء لی جائیں گی۔ انہوں نے کہا ان کا یہ مضبوط اعتقاد ہے کہ اگر پاکستان قائم ہے تو پھر ہر چیز ٹھیک ہے۔ اس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ تمام افراد ملکی سلامتی و استحکام کے لئے تعاون کریں۔

حکومت صورتحال کا جائزہ لے رہی ہے

صدر جنرل مشرف نے قومی اخبارات کے ایڈیٹروں اور سینئر صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت امریکہ میں ہونے والی دہشت گردی سے پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لے رہی ہے۔ حکومت مختلف مکاتب فکر کے لوگوں کو اس بارے میں اعتماد میں لے رہی ہے کہ امریکہ سے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے کس طرح تعاون ہو۔ پاکستان اپنے دفاع اور سلامتی پر سمجھوتہ کئے بغیر عالمی برادری سے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے تعاون کرے گا۔ صدر مملکت قومی اخبارات اور جرائد کے مدیروں اور سینئر صحافیوں کو چیف ایگزیکٹو سیکرٹریٹ میں ملکی اور علاقائی صورتحال پر بریفنگ دے رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے اپنے اصولی موقف کے ذریعے عالمی برادری پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہم دہشت گردی کے خلاف ہیں۔

پاکستانی سرزمین کا استعمال برداشت نہیں کریں گے

کل جماعتی کانفرنس نے اس امر پر اتفاق رائے کیا ہے اور حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی سرزمین یا وسائل کسی ملک یا دشمن کے خلاف بلاجواز کارروائی کے لئے استعمال نہ ہونے دے۔ حکومت کی اس سلسلے میں کوئی کمزوری کسی قیمت پر برداشت نہیں کی جائے گی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ افغانستان کے خلاف پاکستانی سرزمین کا استعمال برداشت نہیں کریں گے۔

افغان عوام میں جوش وخروش

افغانستان پر امریکہ کی جانب سے حملے کے خدشے کے باوجود افغان عوام میں زبردست جوش وخروش پایا جاتا ہے۔ اور وہ امریکی فوج کے خلاف لڑائی کی تیاریاں شروع کر چکے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق افغان عوام نے مورچے بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ عوام کی طرف سے کسی قسم کے خوف کا اظہار نہیں کیا گیا۔ وہ ماضی کی طرح برطانیہ اور روس کے بعد امریکہ سے مقابلہ کے لئے ذہنی و عملی طور پر تیار ہو چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ طالبان حکومت نے امریکہ کی طرف سے ممکنہ حملے کے پیش نظر اپنی سرحدوں پر مہلک اور تباہ کن میزائل نصب کر دیئے ہیں۔

امریکہ افغانستان پر زمینی اور فضائی حملے کرے گا

امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے عالمی دہشت گردی کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے۔ جس کے تحت امریکہ افغانستان پر فضائی حملوں کے علاوہ زمینی حملے بھی کر سکتا ہے۔ امریکی صدر کے ترجمان نے صحافیوں کو بتایا کہ صدر بش نے امریکی افواج کے زمینی حملوں کو خارج از امکان قرار نہیں دیا۔ امریکہ کے 30 ہزار سے زائد فوجی بدلہ لینے کے لئے مشرقی تیمور پہنچے ہیں۔

لاہور، کراچی، اسلام آباد کی سٹاک مارکیٹیں 3 دن کے لئے بند

امریکہ کی جانب سے افغانستان پر متوقع حملہ کے باعث پاکستان میں پیدا ہونے والی افواہوں سے بچنے کے لئے ملک کی تینوں سٹاک مارکیٹیں 3 دن کے لئے بند کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے یہ فیصلہ اسامہ کے لئے امریکی الٹی میٹم کے بعد سٹاک ایکسچینج کوآرڈی نیشن کمیٹی کے ہنگامی اجلاس میں کیا گیا۔ گزشتہ ہفتے کے سودوں کی کلیئرنگ اور سیٹلمنٹ پہلے سے طے شدہ شیڈیول کے مطابق ہوگی۔

پٹرول، خوردنی تیل اور اشیائے ضرورت کی تفصیلات

وفاقی وزارت خزانہ نے ملک بھر میں پٹرول، خوردنی تیل اور اشیائے ضرورت کی طلب و رسد کی تازہ ترین صورت حال کے بارے میں تمام متعلقہ اداروں سے تفصیلات طلب کر لی ہیں۔ جن کی روشنی میں وفاقی وزیر خزانہ کی صدارت میں اقتصادی رابطہ کمیٹی کے ایک اہم اجلاس میں کئی اہم فیصلے کئے جائیں گے۔ اس اجلاس میں اوپن مارکیٹ میں امریکی ڈالر کی قیمت میں استحکام برقرار رکھنے پر غور ہوگا وزارت پٹرولیم تیل کے ذخائر اور وزارت خوراک اشیائے ضرورت کے اعداد و شمار بیان کرے گی۔

امریکہ پر داخلی زندگی کے اثرات

امریکی جریدے نیوز ویک میں شائع شدہ ایک مضمون میں امریکیوں پر زور دیا گیا ہے کہ اب وہ یہ تصور ترک کر دیں کہ بین الاقوامی واقعات اس کی داخلی زندگی پر اثر انداز نہیں ہو سکتے یہ سوچ نہایت خطرناک ثابت ہوئی ہے۔ جریدے نے لکھا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے بارے میں سنتے سنتے ہمیں خود بھی مشرق وسطیٰ نہیں بن جانا چاہئے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسرائیل جیسے داخلی حالات پیدا کئے بغیر مجرموں کو تلاش کریں۔ امریکیوں کو جان سے مار دینے کا رمزی یوسف کا نعرہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اس کے ساتھیوں کے نیٹ ورک میں ابھی تک گونج رہا ہے۔

مکمل تعاون کا یقین دلانے پر شکریہ

امریکی صدر بش نے جنرل مشرف کو فون کیا اور دہشت گردی کے خلاف مہم میں مکمل تعاون کا یقین دلانے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ فون پر دونوں رہنماؤں نے دوستانہ ماحول میں گفتگو کی۔

امریکہ کا ساتھ دے کر اقتصادی فائدے حاصل کریں گے

پاکستان بین الاقوامی دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی قیادت میں مہم کی حمایت کے اپنے فیصلے سے زیادہ سے زیادہ ملکی مفاد حاصل کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ اس کی مہم کی حمایت سے اقتصادی فوائد حاصل ہوں گے۔ اے ایف پی کو انٹرویو میں انہوں نے کہا امریکہ سے تعلقات کی بہتری موجودہ اقتصادی دلدل سے نکلنے میں بہت مفید ہو سکتی ہے۔

F.Sc, F.A اور کمپیوٹر سائنس کی تمام کتب بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
ذیشان بک ڈپو اقصیٰ روڈ ربوہ 214314

DILAWAR RADIO
Deals in: *Car stereo pioneer *sony Hi-Fi, *Kenwood Power Amp+ Woofer. *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 –Hall Road, Lahore
☎ 7352212, 7352790

PROTECH UPS لگوائیں لوڈ شیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ وڈیو گیم۔ ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیا بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎ 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان وتائیوان
بانی سنز Bani Sons
میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

نئی ہزاری کے آغاز میں جدید تقاضوں سے ہم آہنگ منفرد اور معیاری تعلیمی ادارہ
نیو ملینیم اسکالرز
چونڈہ سیالکوٹ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا مرکز
احمد موٹرز
157/13 فیروز پور روڈ۔ مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے۔ مظفر محمود۔ فون آفس 7572031-32
رہائش D/142 ماڈل ٹاؤن لاہور

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آئلز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی۔ میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61